کتاب	:	حضرت مولانا محمد یعقوبؒ --- سوانح، ملفوظات و مکتوبات
مصنف	:	ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن
ناشر	:	یعقوبیہ پبلیکیشنز، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، بگھار شریف، تحصیل کہوٹہ
صفحات	:	۲۱۶ + ۸ = ۲۲۴
اشاعتِ اولیٰ	:	۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء
قیمت	:	۲۰۰/- روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر خورشید رضوی ☆

حال ہی میں ابن الشعّار کے تذکرۂ شعراء "قلائد الجمان" کی وساطت سے یہ حقیقت پہلی بار سامنے آئی ہے کہ شیخ اکبر محی الدین، ابن عربیؒ راہِ طریقت پر آنے سے پہلے فوجی ملازمت میں تھے کہ ایک واقعے نے اُنہیں آنِ واحد میں منقلب کر کے اس راہ پر ڈال دیا۔ زیرِ نظر کتاب میں خانقاہِ بگھاریہ کے بانی حضرت مولانا محمد ہاشمؒ کے سوانح میں اس حسنِ انقلاب کی ایک دلچسپ مماثلت سامنے آتی ہے۔ حضرت مولانا محمد ہاشمؒ، کتاب کے اصل موضوع حضرت مولانا محمد یعقوبؒ کے دادا تھے۔ آغاز، اپنے علاقے کی روایت کے مطابق، انگریز کی فوج میں ملازمت سے کیا۔ لیکن ایک روز کشتی میں دریا پار کرتے ہوئے ایک صاحبِ نظر کی نظر میں آگئے اور بقولِ سعدیؒ:

مرا پیرِ دانائے روشن شہاب
دو اندرز فرمود بر روئے آب

سطحِ آب پر دو ہی باتوں میں اُن کی زندگی منقلب ہوگئی اور وہ اپنے وقت کے باکمال صوفی حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ، نقشبندی مجددی کے دامانِ فیض سے منسلک ہو کر فوج سے الگ ہوگئے اور سال ہا سال منازلِ سلوک طے کرنے کے بعد بالآخر اپنے شیخ کامل کے

☆ شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب-لاہور

خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے اور بگھار شریف میں خلقِ خدا کی روحانی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے لگے۔ آپ کے بعد آپ کی وصیت سے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا عبدالرحمٰنؒ آپ کے جانشین ہوئے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰنؒ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ وہ اپنے والدِ گرامی کے علاوہ اُن کے شیخ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ سے بھی براہِ راست فیضیاب ہوئے اور والد کے حکم کے مطابق حضرت خواجہ عثمانؒ کے فرزندِ گرامی، خواجہ سراج الدینؒ کی خدمت سے بھی وابستہ رہے اور جب انہوں نے بھی آپ کو خرقۂ خلافت اور بگھار شریف کی مسند نشینی کی اجازت سے سرفراز فرما دیا تب آپ نے خانقاہِ بگھار شریف کے روحانی تسلسل کو آگے بڑھایا اور روایاتِ مجددیہ کی یہ شمع بالآخر آپ کے فرزند حضرت مولانا محمد یعقوبؒ تک پہنچی جن کی ذات اس کتاب کا مرکزی موضوع ہے۔

کتاب کے مصنف، ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب ایک طرف حضرت مولانا محمد یعقوبؒ کے فرزندِ اکبر اور صاحبِ خلافت ہیں اور دوسری طرف خود ایک ممتاز محقق اور ''فکرونظر'' جیسے علمی و تحقیقی مجلے کے مدیر ہیں۔ اُن کی شخصیت کے ان دونوں پہلوؤں نے کتاب کے استناد و توازن کو ایک اعلیٰ معیار پر برقرار رکھنے میں بڑی مدد دی ہے۔ وہ چونکہ حفظِ مراتب کی عمدہ تربیت رکھتے ہیں اور بطور ایک محقق کے اس حقیقت سے بھی آشنا ہیں کہ پیش منظر کا عُمق پس منظر کے بغیر اُبھر کر سامنے نہیں آتا اس لیے انہوں نے اپنے والدِ گرامی کے احوال پر قلم اُٹھانے سے پہلے اختصار کے ساتھ، نہ صرف اپنے دادا حضرت مولانا عبدالرحمٰنؒ اور پردادا حضرت مولانا محمد ہاشمؒ کے سوانحی خاکے درج کیے ہیں بلکہ اپنے اسلاف کے مرشدین، مشائخ موسیٰ زئی شریف، حضرت خواجہ عثمان دامانیؒ اور حضرت خواجہ سراج الدینؒ کے احوال پر بھی ضروری شذرات تحریر فرمائے ہیں، جن کے فیضِ تربیت سے اُن کے گھرانے کو چودہ واسطوں سے، مجدّدِ الفِ ثانیؒ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کی روایات کا امین بنایا۔

ابتدائے کتاب میں حضرت مولانا یعقوبؒ کی مدح میں جناب بشیر حسین ناظم کا منظوم ''نذرانۂ عقیدت'' بہت خوب ہے جس کے آغاز ہی میں، براعتِ استہلال کو بروئے کار لاتے ہوئے ۔

نبیؐ کے عشق سے سرشار یعقوبِ معظم تھے
شریعت کے علمبردار یعقوبِ معظم تھے

کہہ کر سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ میں سرشاریٔ عشق اور پابندی شریعت کے متوازن امتزاج کی اہمیت کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

تقریظ، استاذ الاساتذہ، ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب کے قلم سے ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ ارشاد کہ:

''اُنہوں نے روایت و درایت کی کڑی پابندیوں اور نسبی و معنوی والدِ محترم کے ادب و احترام کا نازک فرض کس طرح نبھایا ہے، اس کی شہادت کتاب کے ہر صفحے پر موجود ہے---''

مصنّفِ کتاب ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب کے لیے بہت بڑی سند کا درجہ رکھتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے اپنے مبسوط پیش لفظ میں تصوّف کے بارے میں بہت مدلّل اور متوازن نقطۂ نظر پیش کرنے کے بعد اپنے والدِ محترم کی شخصیت کا--- جو خود موضوعِ کتاب ہے--- مختصر ترین تعارف کراتے ہوئے انہیں ایک ایسا مردِ مومن قرار دیا ہے جس نے اس پُرآشوب دور میں سُنّتِ مطہرہ کی پاسداری کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی اور جس کے ہاں حلقۂ یاراں کے لیے نرمیٔ بریشم اور رزمِ حق و باطل کے لیے سختیٔ فولاد پائی جاتی تھی۔

متنِ کتاب میں حضرت مولانا محمد یعقوبؒ کے احوال کی تفصیل بڑے سادہ مگر دلنشیں اسلوب میں درج کی گئی ہے اور، پاورقی حواشی کی مدد لیتے ہوئے، کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے جن میں حضرتؒ کی ابتدائی تعلیم، شرفِ بیعت، ازدواج، معمولات، اخلاق، غیرتِ دینی، حج بیت اللہ، طریقِ اصلاح، درس و تدریس، منازلِ سلوک، مسلکی اعتدال، احترامِ سادات، رفاہِ عامّہ سے دلچسپی وغیرہ بہت سے حوالوں سے حضرتؒ کی شخصیت کا جیتا جاگتا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔ ایک مختصر سا باب برادران و خواہرانِ حضرتؒ سے متعلق ہے جس میں حضرتؒ کی اولاد نیز مصنفِ کتاب کے حق میں حضرتؒ کے اجازت نامے کا ذکر بھی ہے۔ ''ملفوظات'' کے باب میں حضرتؒ کی اُن یادداشتوں کا ایک انتخاب پیش کیا گیا ہے جو آپ نے منازلِ سلوک

کے ضمن میں رقم فرمائیں۔ یہ نصائح و واقعات سادگی و دل نشینی کا عمدہ نمونہ ہیں۔ ''مکتوبات'' کے ذیل میں حضرت ؒ کے ایک سو سے زائد مکتوبات نقل کیے گئے ہیں جن کی امتیازی خصوصیت اُن کا اختصار، سادگی اور تاثیر ہے۔ اس اعتبار سے یہ تصنیف، مصنّف کے والد و مرشد ؒ کے فیضِ روحانی کا ایک تسلسل سمجھی جا سکتی ہے ۔

مُند گئی آنکھ مگر فیضِ نظر جاری ہے

☆☆☆☆☆